اس فن کی ترویج واشاعت میں ان کے نمایاں کردار کو اجاگر کیا گیا ہے اس سے جہاں ایک طرف فن قرأت سے ان کے شغف وانہماک کا پتہ چلتا ہے وہیں ان کے علم وفضل، زہد وارتقا اور اخلاق وکردار کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں قرا کے تذکرہ کے ضمن میں اس دور سعادت کی تاریخ کا ایک خاکہ سامنے آجاتا ہے۔

تذکرہ مفسرین ہند (جلد اول)

مصنف : محمد عارف اعظمی عمری

ناشر : دارالمصنفین، شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ یوپی

سن اشاعت: ۱۹۹۵ء، صفحات : ۲۱۷، قیمت: ۶۰ روپئے

اس کتاب میں ہندوستان میں مسلم عہد حکومت کے آغاز سے لے کر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے تک کے سولہ اصحاب تصنیف مفسرین کا تذکرہ اور ان کی تفسیروں کا تعارف کرایا گیا ہے۔ اس پورے عہد میں فن تفسیر میں درج ذیل خصوصیات نمایاں رہی ہیں۔

۱۔ ہندوستان میں مختلف علوم وفنون کی طرح فن تفسیر کا آغاز قدما کی تصانیف پر شروح وحواشی سے ہوا۔

۲ ہندوستان میں فن تفسیر کی ابتدا تصوف کے زیر اثر ہوئی جس کا ثبوت یہ ہے کہ یہاں سب سے پہلے لکھی گئی تفسیری تصنیف خالص اسی مقصد سے لکھی گئی۔

۳۔ اس پورے عہد میں فن تفسیر پر وحدۃ الوجود، فلسفہ اور علم کلام کی کارفرمائی نمایاں رہی ہے چنانچہ اس طویل عرصہ میں تفسیر ماثور کا کوئی وجود نہیں ملتا ہے۔

یہ کتاب دارالمصنفین کے علم تفسیر پر تاریخی سلسلے کی ایک کڑی ہے، جس کا آغاز برسوں پہلے مولانا عبدالرحمٰن پرواز اصلاحی مرحوم کے ہاتھوں ہوا تھا، چند ہی مضامین مکمل ہو پائے تھے کہ ان کا وقت موعود آپہنچا، اس کے بعد اسکی تکمیل کی ذمہ داری مولانا محمد عارف اعظمی نے قبول فرمائی۔ منصوبہ کے مطابق یہ سلسلہ تین جلدوں میں پورا ہونا ہے۔

کتاب میں جن سولہ مفسرین کا تذکرہ وتعارف شامل ہے، ان کے اسمار گرامی یہ ہیں: